21900-اسلام کی مالی سزاؤں کا حکم

سوال

اسلام میں مالی سزاؤں کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

جمہور علماء کرام جن میں ائمہ اربعہ شامل ہیں کا مسلک ہے کہ تعزیزا مال لینا جائز نہیں ، اوران میں سے بعض علماء کرام نے ان معاملات جن میں مالی سزا وارد ہوئی ہے کو منسوخ قرار دیا ہے کہ ابتداء اسلام میں جائز تھی پھر اس کے بعد منسوخ کردي گئی.

انہوں نے تعزیرا مال لینے کے عدم جواز کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس طرح کی سزا ظالم حکمرانوں کے لیے مال حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے گا اور وہ لوگوں کا ناحق مال لینا شروع کردیں گے.

شیخ الاسلام اوران کے شاگرد ابن قیم رحمہم اللہ تعزیرا مال لینے کے جواز کے قائل ہیں کہ جب حکمران اس میں مصلحت دیکھے اور ظالموں کو روکے اور شر وبرائی ختم ہو تو وہ تعزیرا مال کی سزا نافذ کرسکتا ہے، کیونکہ تعزیر کا باب بہت وسیع ہے.

اس کی ابتدائی چیز کلام کے ساتھ ڈرانا دھمکانا ہے اور سب سے زیادہ تعزیر قتل ہے یعنی جب شر وبرائی قتل کے بغیر ختم نہ ہوتی ہو تو تعزیرا قتل کرنا صحیح ہے ، اور تعزیرا مال لینا بھی تعزیر کی ایک قسم ہے جس سے ظلم وزیادتی کرنے والوں کو روکا جاتا ہے.

شیخان نے نسخ کا دعوي رد کیا اور اس کی مکمل طور پر نفی کی ہے اور اس کی دلیل میں بہت سے معاملات پیش کیے ہیں جن میں مالی سزا کا وجود ملتا ہے.

شیخ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

منسوخی کا دعوي کرنے والوں کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں نہ تو کتاب اللہ میں سے اور نہ ہی سنت نبویہ میں سے ، امام احمد کے ہاں یہ جائز ہے اس لیے کہ ان کے ساتھیوں میں کوئی اختلاف نہیں کہ ساري کی ساري مالی سزائیں غیر منسوخ ہیں.

مالی تعزیر لگانے کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مدنی میں شکار کرنے والے کا سلب کرنا اس کے لیے مباح کیا ہے جو اسے پائے.

شراب کا مٹکا توڑنے اور اس کا برتن ضائع کرنے کا حکم دیا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو معصفر (ایک قسم کا زرد رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑے جلانے کا حکم دیا.

حفاظت کی جگہ کے علاوہ کسی جگہ سے چوري کرنے والے پر ڈبل جرمانہ کیا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو منہدم کیا.

قاتل کو وصیت اور وراثت سے محروم کردیا.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مالی سزاؤں کی تین اقسام ہیں :

اول :

ضائع اور تلف کرنا : برائی اور منکر کے تابع ہوتے ہوئے برائی والی جگہ کا تلف کرنا، مثلا بتوں کو توڑ اور جلا کر، اور موسیقی اور آلات لہو کو توڑنا، اور شراب رکھے جانے والے برتن اور مشکیزے پھاڑنا، اور شراب فروخت کرنے والی دوکانوں کو جلا کر، زندیقوں اور ملحدوں کی کتابیں اور مخرب الاخلاق فلمیں اور تصویریں اور مجسمے ضائع اور تلف کرنا.

دوم :

تغیر وتبدل کے ساتھ : مثلا جعلی کرنسی توڑنا اور تصاویر والے پردوں کو پھاڑ کر اس کے تکیے وغیرہ بنانا.

سوم :

ملکیت : مثلا لٹکی ہوئی کھجوروں کی چوري، اور ملاوٹ شدہ زعفران کا صدقہ کرنا، تو اس طرح کی اشیاء لے کر اسے یا اس کی قیمت صدقہ کرنا.